اظہارِ حقیقت

از خورشید احمد فارق - دلی یونیورسٹی دہلی

سب سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ عہد نبوی کا تاریخی جائزہ لکھکر میں نہ تو مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنا چاہتا ہوں نہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا کوئی داعیہ میرے دل میں ہے۔ دلآزاری یا اہانت تو میں غیر مسلموں کی بھی روا نہیں سمجھتا۔ چہ جائیکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت۔ جائزہ لکھنے سے میرا مقصد عہد نبوی کا اپنے علم اور مطالعہ کی حد تک ایک متوازن اور صحیح تصویر پیش کرنا تھا۔ اہل نظر جانتے ہیں کہ ایک تاریخ نگار کا اولین فرض غیر جانبداری ہے۔ مذہب بھی حکم دیتا ہے کہ جب بات کہو تو انصاف اور غیر جانبداری پر مبنی ہو۔

"واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ"۔ میں نے بھی اپنے ذاتی رجحان اور معاشرہ کے دباؤ سے حتی الامکان غیر متاثر ہو کر جائزہ لکھنے کی کوشش کی ہے۔ میرے مآخذ تمام تر عربی ہیں، بنیادی اور قدیم ترین، دوسری صدی ہجری میں قلمبند ہوئے۔ صحابہ تک ان کی روایت مرفوع ہے۔ انھیں مرتب کرنے والے اپنے زمانے کے ممتاز محدث، فقیہہ، عالم اور قاضی تھے میں نے حدیث کی کتابوں مثلاً صحاح ستہ سے بھی استفادہ کیا ہے لیکن یہ بہت محدود ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کتابوں میں فقہی احکام سے متعلق احادیث بیان کی گئی ہیں۔ تاریخی واقعات و حوادث سے متعلق بہت کم ہیں اور اگر اتفاقاً کوئی تاریخی حدیث ان میں ملی ہے اور وہ بنیادی مراجع میں بھی موجود ہے تو میں نے فٹ نوٹس میں مراجع کا ہی حوالہ دیا ہے اور حدیث کی کتاب کا دینا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ حدیث کی کتابیں بنیادی مراجع سے بعد میں قلمبند ہوئی ہیں۔ اور حوادث کے لیے اس اہمیت کی حامل نہیں جو ان سے متقدم مراجع کو حاصل